يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ

جس دن جانچ پڑتال ہوگی سب چھپی باتوں کی تو نہ ہوگا انسان کے پاس کوئی زور اور نہ مددگار۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

الْبُرُوج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ (۱)

برجوں والے آسمان کی قسم

بروج سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں جیسے کہ جعلنا فی السماء بروجا (15:16) کی تفسیر میں گزر چکا ہے۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ (۲)

وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (۳)

حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم۔

ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

یوم موعود سے مراد قیامت کا دن ہے۔اور شاھد سے مراد جمعہ کا دن ہے۔

وَمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ،
وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ،
وَلَا يَسْتَعِيذُ فِيهَا مِنْ شَرٍّ إِلَّا أَعَاذَهُ.

سورج جن جن دنوں پر نکلتا اور ڈوبتا ہے ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل دن جمعہ کا دن ہے۔اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں بندہ جو بھلائی طلب کرے مل جاتی ہے اور جس برائی سے پناہ چاہے ٹل جاتی ہے۔

اور مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے۔

اور روایت میں مرفوعاً مروی ہے کہ جمعے کے دن کو جسے یہاں شاھد کہا گیا ہے یہ خاص ہمارے لیے بطور خزانے کے چھپا رکھا تھا۔

اور حدیث میں ہے کہ تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔

ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ شاھد سے مراد خود ذات محمدؐ ہیں اور مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے:

جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو وہ مشہود دن ہے جس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ (٤)

کہ خندقوں والے ہلاک کیے گئے

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ (٥)

وہ ایک آگ تھی ایندھن والی

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ (٦)

یہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے۔

ان قسموں کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ خندقوں والوں پر لعنت ہو۔

یہ کفار کی ایک قوم تھی جنہوں نے ایمانداروں کو مغلوب کر کے انہیں دین سے ہٹانا چاہا اور انکے انکار پر زمین میں گڑھے کھود کر ان میں لکڑیاں بھر کر آگ بھڑکائی پھر ان سے کہا کہ اب بھی دین سے پلٹ جاؤ۔ان اللہ والے لوگوں نے انکار کیا۔اور ان اللہ کا ترس نہ کرنے والے کفار نے ان مسلمانوں کو اس بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔

وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ (٧)

مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (٨)

یہ لوگ ان مسلمانوں کے کسی اور گناہ کا بدلہ نہیں لے رہے تھے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالی غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے'

اسی کو بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہوئے۔ یہ ایندھن بھری بھڑکتی ہوئی آگ کی خندقوں کے کنارے پر بیٹھے ان مومنوں کے جلنے کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ اور اس عداوت وعذاب کا سبب ان مومنوں کا کوئی قصور نہ تھا' انہیں تو صرف انکی ایمانداری پر غضب وغصہ تھا۔

دراصل غلبہ رکھنے والا اللہ تعالی ہی ہے اسکی پناہ میں آ جانے والا کبھی برباد نہیں ہوتا وہ اپنے تمام اقوال وافعال شریعت اور تقدیر میں قابل تعریف ہے وہ اگر اپنے خاص بندوں کو کسی وقت کافروں کے ہاتھ سے تکلیف پہنچا دے اور اسکا راز کسی کو معلوم نہ ہو سکے تو نہ ہو لیکن دراصل وہ مصلحت وحکمت کی بنا پر ہی ہوتا ہے۔

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

جس کا آسمان وزمین ملک ہے'

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (٩)

اور اللہ تعالی ہر چیز پر حاضر خوب واقف ہے۔

اللہ تعالی کے پاکیزہ اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ وہ زمینوں اور آسمانوں اور کل مخلوقات کا مالک ہے اور وہ ہر چیز کا حاضر ناظر ہے۔ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا

بے شک جن لوگوں نے مسلمان مرد وعورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہ کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (١٠)

ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کے عذاب ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

بے شک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے باغات ہیں

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ (١١)

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' یہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کا انجام بیان کر کے اپنے دوستوں کا نتیجہ بیان فرما رہا ہے کہ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان جیسی کامیابی اور کسے ملے گی۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (١٢)

یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ وہ اپنے ان دشمنوں کو جو اسکے رسولوں کو جھٹلاتے رہے اور اسکی نافرمانیوں میں لگے رہے سخت تر قوت کے ساتھ اس طرح پکڑے گا کہ کوئی راہ نجات ان کے لیے باقی نہ رہے۔

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ (١٣)

وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا'

وہ بڑی قوتوں والا ہے۔ جو چاہا کیا' جو کچھ چاہتا ہے وہ ایک لحہ میں ہو جاتا ہے اسکی قدرتوں اور طاقتوں کو دیکھو کہ اس نے تمہیں پہلے بھی پیدا کیا اور پھر بھی مار ڈالنے کے بعد دوبارہ پیدا کر دیگا نہ اسے کوئی روکے نہ آگے آئے نہ سامنے پڑے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ (١٤)

وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے بشرطیکہ وہ اسکی طرف جھکیں اور توبہ کریں اور اسکے سامنے ناک رگڑیں۔ پھر چاہے کیسی ہی خطائیں ہوں ایک دم میں سب معاف ہو جاتی ہیں۔

اپنے بندوں سے وہ پیار و محبت رکھتا ہے'

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ (١٥)

عرش کا مالک عظمت والا ہے۔

وہ عرش والا ہے جو عرش تمام مخلوق سے بلند و بالا ہے اور تمام خلائق کے اوپر ہے۔

مجید کی دو قرأتیں ہیں۔ دال کا پیش بھی اور دال کا زیر بھی۔

پیش کے ساتھ وہ اللہ کی صفت بن جائے گا اور زیر کے ساتھ عرش کی صفت ہے۔ معنے دونوں کے بالکل صحیح اور درست بیٹھتے ہیں۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (١٦)

جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے'

وہ جس کام کا جب ارادہ کرے کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اسکی عظمت' عدالت' حکمت کی بناء پر نہ کوئی اسے روک سکے نہ اس سے پوچھ سکے۔

حضرت صدیق اکبرؓ سے انکی اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ کسی طبیب نے بھی آپ کو دیکھا۔ فرمایا ہاں۔

پوچھا پھر کیا جواب دیا۔ فرمایا کہ جواب دیا'

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے'

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ (١٧)

تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے۔

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ (١٨)

یعنی فرعون اور ثمود کی'

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا تجھے خبر بھی ہے کہ فرعونیوں اور ثمودیوں پر کیا کیا عذاب آئے۔ اور کوئی ایسا نہ تھا کہ انکی کسی طرح مدد کر سکتا اور نہ کوئی اس عذاب کو ہٹا سکا۔ مطلب یہ ہے کہ اسکی پکڑ سخت ہے۔ جب وہ کسی ظالم کو پکڑتا ہے تو دردناک اور سختی سے بڑی زبردست پکڑ پکڑتا ہے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ (١٩)

کچھ نہیں بلکہ کافر تو جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں'

وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ (٢٠)

اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے'

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر شک وشبہ میں کفر وسرکشی میں ہیں۔ اور اللہ ان پر قادر اور غالب ہے نہ یہ اس سے گم ہو سکیں نہ اسے عاجز کر سکیں۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ (٢١)

بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا'

فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (٢٢)

لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن عزت وکرامت والا ہے وہ لوح محفوظ کا نوشتہ ہے۔ بلند مرتبہ فرشتوں میں ہے۔ زیادتی کمی سے پاک اور سرتاپا محفوظ ہے نہ اس میں تبدیلی ہو نہ تحریف۔

طبرانی میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

اللہ تعالٰی نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا اسکے صفحے سرخ یاقوت کے ہیں۔ اسکا قلم نور کا ہے۔ اسکی کتابت نور ہے۔

اللہ تعالٰی ہر دن تین سو ساٹھ مرتبہ اسے دیکھتا ہے، وہ پیدا کرتا ہے، روزی دیتا ہے، مارتا ہے، جلاتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے، اور جو چاہے کرتا ہے۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com